بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۷ وفا ۱۳۴۳ ہش ۔ ۶ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۔ ۱۷ جولائی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۶ جولائی بوقت ½۸ بجے صبح

کل عصر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ پھر کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند دوائی سے آئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔ کل حضور نے تین احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مجالس انصار اللہ چندہ نہ روکیں

بعض مجالس انصار اللہ وصول شدہ چندہ مرکز میں بھجوانے کی بجائے اس لئے روک لیتی ہیں کہ مزید چندہ وصول ہو جائے۔ تو کثیر رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ یہ طریق درست نہیں۔ ہر ماہ جس قدر رقم وصول ہو وہ بلا تاخیر مرکز میں روانہ کر دینی چاہیئے۔ اس کا آئندہ خیال رکھیں اور رقم روکیں نہیں (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

— ربوہ میں موسلادھار بارش —

ربوہ ۱۶ جولائی۔ کل دن بھر یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔ لیکن شام کو سیاہ بادل چھا گئے۔ مغرب کے معاً بعد پہلے تو ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی لیکن ۸ بجے شب سے بارش بہت تیز ہوگئی اور پھر رات کو ڈیڑھ بجے تک وقفہ وقفہ سے موسلادھار بارش ہوتی رہی۔ بارش کے ساتھ تیز ہوا اور گرج چمک بھی تھی۔ آج صبح بھی مطلع ابر آلود ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید اور عزت کیلئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں

جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارہ میں ہیں انکی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی

(۱) "حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں۔ کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس میں بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگہ پر سر جھکا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا۔ لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں ہیں۔ جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔" (پیغام صلح صفحہ ۳۳)

(۲) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہایت ہی ردی ہو چکی تھی۔ ایک قسم کی بے قیدی اور شرارت اور بدکاری ان میں پائی جاتی تھی۔ شرابیں پیتے تھے۔ زنا کرتے تھے۔ جوا کھیلتے تھے اور کسی قسم کے جرم کو معصیت نہیں سمجھتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بھی ان کے مفاسد کا ذکر کیا ہے۔ جتنی متفرق بدیاں مختلف زمانوں میں دنیا میں ہوتی رہی ہیں۔ آدمؑ سے لے کر اخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جاتی تھیں۔ وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تھا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا۔ اور اس نے دنیا کو روشن کیا۔ اس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تھی۔" (بدر ے جنوری ۱۹۰۷ء)

"تحریک عطایا برائے تعمیر ہسپتال"

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ —

کچھ عرصہ ہوا خاکسار کی طرف سے الفضل میں تحریک شائع ہوئی تھی کہ فضل عمر ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں ہسپتال تیس پنتیس ہزار کا مقروض ہو چکا ہے۔ لہذا احباب جماعت عمارت ہسپتال کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا ارسال فرمادیں۔ تا یہ قرض ادا ہو سکے۔ خاکسار کی تحریک پر کئی دوستوں نے عطایا بھجوائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر ابھی تک کافی قرض قابل ادا ہے۔ لہذا خاکسار پھر اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقوم عطایا "برائے تعمیر ہسپتال" ارسال فرمادیں خاص طور پر زمیندار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کیونکہ آجکل ان کو فصل گندم کی آمد ہوئی ہوگی۔ اور وہ اس قابل ہوں گے کہ اس تحریک میں حصہ لے سکیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ضروری اعلان

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

دوستوں کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ جو دوست فضل عمر ہسپتال کے لئے رقوم بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ مقامی سیکرٹری مال بھجواتے ہیں۔ وہ از راہ مہربانی ان رقوم کی تفصیل کو ضرور نوٹ فرمایا کریں یعنی یہ رقم تعمیر ہسپتال کے لئے ہے یا برائے علاج نادار مریضان کے لئے یا ہسپتال فنڈ کے لئے ہے اس طرح صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کو رقوم کے اندراجات میں غلطی لگنے کا احتمال نہ ہوگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جولائی ۶۲ء

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتا ہے

آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کا دعوے ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس زمانہ میں فروغ اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کوئی دوسری جماعت خواہ وہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتی ہو اور خواہ وہ دنیاوی لحاظ سے کتنی وسیع اور مضبوط ہو اور خواہ وہ کتنا ہی دین کا کام کر رہی ہو یہ دعوے نہیں کرتی کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ براہ راست اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہونے کا دعوے صرف جماعت احمدیہ کو ہی ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصانیف میں بارہا اس امر کا دعوے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ خدا نے مجھے بھیجا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص۱۳۷)

یہ دعوے کوئی معمولی دعوے نہیں ہے آج کی مادی دنیا میں کسی کا یہ دعوے کرنا کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی موجودہ مشکلات میں رہنمائی کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ بہت بڑا دعوے ہے۔ آج کی دنیا اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو بالکل بے نیاز سمجھ بیٹھی ہے کوئی بھی مذہب ایسا نہیں ہے جس میں سے کھڑا ہو کر کوئی شخص یہ دعوے کرے "خدا نے مجھے بھیجا ہے"۔ تمام دنیا در اصل اس بات کی منکر ہو چکی ہے کہ خدا تعالےٰ بھی کسی انسان کو بھیجتا ہے۔ دوسرے مذاہب کو تو جانے دیجئے خود مسلمان بھی جن کے پاس قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی احادیث میں ایسی زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں جو آج ہم پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ یورپ کے مادی سیلاب میں اس طرح بہہ گئے ہیں کہ وہ بھی آج اس بات کے منکر ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی بندے سے کلام کرتا ہے چنانچہ انہوں نے آیہ خاتم النبیین کے ایسے معنی اپنائے ہیں جس کا مفہوم یہی ہے کہ اب اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے اور اس سے زمانے کی رہنمائی کے لئے ہدایت پانے کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ تاہم ہم یہاں ان لوگوں کا ذکر نہیں کرتے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آخری زمانہ میں الامام المہدی اور حضرت مسیح ابن مریم آکر دین اسلام کو تقویت دیں گے۔ بلکہ ہم یہاں عام دانشور لوگوں کا جو زمانہ حال کے علوم وفنون کے ماہر ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ فتوے دے چکے ہیں کہ دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے اور اگر انسان ترقی کی اسی رو میں بہتا چلا گیا تو جلد ہی یہ تباہی دنیا پر مسلط ہو جائے گی۔ یہ دانشور لوگ بھی گویا فطری طور پر محسوس کرنے لگے ہیں کہ صرف دانشوری کا راستہ جس پر وہ چل رہے ہیں اور بظاہر بڑی بڑی فتوحات حاصل کر چکے ہیں وہ زندگی گزارنے کا صحیح راستہ نہیں ہے۔ یہ لوگ گویا قرآن کریم کی آیہ مندرجہ ذیل کی تصدیق کر رہے ہیں کہ

لقد خلقنا الانسان
فی احسن تقویم ثم
رددناہ اسفل سافلین

یعنی ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے پھر اس کو اسفل سافلین کی طرف ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو عقل عطا کی ہے تاکہ وہ اس دنیا میں سوچ سمجھ کر زندگی گزارے مگر انسان نے عقل کی زمام کو اپنے قابو میں رکھنے کی بجائے بالکل ڈھیلا چھوڑ دیا ہے اور وہ اس ڈھلوان پر تیزی سے اترتا چلا گیا ہے جس کو قرآن کریم میں اسفل سافلین کہا گیا ہے۔ آج دنیا کے دانشور اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ وہ اسفل سافلین کی طرف تیزی سے جا رہے ہیں اور جلد ہی وہ دن آنے والا ہے جب دنیا تباہی کے اتھاہ گڑھے میں جا گرے گی۔

آپ دنیا کی سب سے بڑی اقوام کے لیڈروں کی تقاریر پڑھیں جو وہ روزانہ کرتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان بڑی اقوام کے یہ عظیم دانشور بڑے زور سے یہ محسوس کر رہے ہیں کہ دانشوری کا جو راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے دنیا کو اسفل سافلین کی سرحدوں میں لے جا رہا ہے۔ اب یہ لوگ طرح طرح کے طریقوں اور ذرائع سے اپنی اس تقدیر کو ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں بڑی بڑی مجالس منعقد کی جاتی ہیں جن میں دنیا میں امن قائم کرنے کے ذرائع معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دور جانے کی ضرورت نہیں مسٹر رسل جیسا برطانوی ملحد اپنی پیرانہ سالی میں گھر سے باہر نکل آیا ہے اور ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف تحریک چلا رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قانون کی خلاف ورزی تک کرنے کو تیار ہے اور برطانوی حکومت بڑی مشکل سے اس کو اور اس کے ہمراہیوں کو قابو میں رکھ رہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مسٹر رسل کے نزدیک صرف مادہ ہی مادہ ہے اور اس کائنات کا پیدا کرنے والا اور جزا سزا دینے والا کوئی نہیں ہے تو پھر اگر دنیا تباہ ہو رہی ہے تو اس کو کیوں فکر لگی ہوئی ہے۔ دنیا تباہ ہوگی تو یہی نا کہ مادہ مادہ میں مل جائے گا۔ دنیا میں تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ مادہ نے جو صورت موجودہ دنیا کی صورت میں اختیار کر رکھی ہے پھر کر سکتی ہے یا فرض کرو پھر نہ بھی کر سکے تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ آخر مسٹر رسل کو اس سے کیا نقصان ہوتا ہے۔

اس کے باوجود مسٹر رسل نہیں ٹل رہے اور دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ہر جتن کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آخر کیوں؟ کیا اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ مسٹر رسل سمجھتے ہیں کہ دنیا کی تباہی اچھی بات نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اچھی اور بُری بات میں وہ کیوں فرق کرتے ہیں۔ کیا اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ گو وہ اس کو نہ جانتے ہوں ان کے دل میں کوئی بول رہا ہے۔ کوئی ایسا وجود پکار رہا ہے جو اچھے اور بُرے میں امتیاز کر سکتا ہے جو اس کائنات کو ایسے اصولوں پر چلانا چاہتا ہے جو اس کے نزدیک اچھے اصول ہیں جو نہیں چاہتا کہ دنیا محض دانشوروں کی بیوقوفی کا شکار ہو جائے۔ جو یہ کہتا ہے کہ چونکہ مَیں نے یہ دنیا بنائی ہے مَیں اس کو قائم رکھنا چاہتا ہوں۔

یہ بات ہرگز مسٹر رسل کے ذہن کی پیداوار نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کا ذہنی ارتقا تو الحاد کی گود میں ہوا ہے۔ یقیناً یہ بات انکے ذہن کے حدود سے کہیں باہر کی بات ہے جو ایک حس بن کر ان کے رگ وپے میں سرایت کر گئی ہے اور وہ نادانستہ اس آواز پر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اپنی دانشوری اور ذہنی ارتقا کو پس پشت ڈال کر میدان میں نکل آئے ہیں تاکہ دنیا کو اس تباہی سے بچائیں جس کو کوئی غیبی ہستی بچانا چاہتی ہے کیونکہ وہ ہستی چاہتی ہے کہ چونکہ اس نے یہ دنیا بنائی ہے اس کو اس تباہی سے بچائے جس تباہی میں مسٹر رسل اور اس کے ساتھی اس کو اپنی دانشوریوں سے گرانا چاہتے ہیں۔

مسٹر رسل نہ اپنے ذہنی ارتقا کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ حکومت کی بلکہ بے اختیار ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں کہ دنیا کو تباہی سے بچائیں۔ مسٹر رسل کی تو ایک مثال ہے ورنہ آج دنیا کے تمام بڑے بڑے دانشور جو نہ اللہ تعالےٰ کو مانتے ہیں اور نہ معاد پر یقین رکھتے ہیں فطری طور پر اپنی تعلیم و تربیت کے عین متضاد دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

یہ غیبی ہاتھ آج ہی ایسا نہیں چاہتا بلکہ جب بھی دنیا کے دانشوروں نے اپنی دانش سے دنیا کو تباہی کے گڑھے پر کھڑا کیا ہے۔ وہ غیبی وجود جس نے یہ دنیا بنائی ہے آگے آتا رہا ہے اور دنیا کو تباہی سے بچاتا رہا ہے اور انہی دانشوروں میں سے ایسے افراد کو ابھارتا رہا ہے کہ وہ اس تباہی سے دنیا کو بچانے کے لئے جوش دکھائیں یہ اللہ تعالےٰ کا کام تکوینی طور پر ہے اسنے فطرت انسانی میں نیکی کا مادہ رکھا ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی رو سے یہ مادہ جاگ پڑتا ہے مگر اللہ تعالےٰ ضرورت کے وقت تشریعی طور پر ایسے انسان پیدا کرتا ہے جو انسان کو تباہی سے بچاتے رہے ہیں۔ تاہم آج کا زمانہ ہماری نسبت سے آخری زمانہ ہے اور آج دنیا جس تباہی میں مبتلا ہے زمانہ کے لحاظ سے انتہائی تباہی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جس کی پیشگوئیاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جب اس کائنات کا بنانے والا "انا الموجود" کہہ کر دنیا کے سامنے آتا ہے اور پکار کر کہتا ہے کہ مَیں دنیا کو تباہ نہیں ہونے دوں گا۔

چنانچہ وہ ایک انسان کو مامور کرتا ہے جو بالبداہت دنیا کو للکار کر کہتا ہے کہ تم اسفل سافلین کے گڑھے میں جا رہے ہو۔ اس دنیا کا بنانیوالا تم کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ آؤ میری طرف آؤ تاکہ جس تباہی کے گڑھے پر تم نے اپنی عقلمندیوں سے دنیا کو کھڑا کر دیا ہے اس تباہی سے تم کو بچا لوں۔

بات یہ ہے کہ دانشوروں کے دل میں جو خیال پیدا ہوتا ہے وہ ہوتا تو صانع کائنات کی طرف سے ہے مگر وہ اپنے بچھائے ہوئے دانشوری کے جال سے نہیں نکل سکتے وہ صرف دانشورانہ طریقوں سے ہی دنیا کو بچانا چاہتے ہیں اس لئے ان کی تدابیر ناقص ہوتی ہیں۔ اگرچہ وہ ایک حد تک مفید ہوتی ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی تدابیر پر انحصار نہیں رکھتا۔ وہ

(باقی صہ پر)

قسط نمبر ۲

متاعِ ایمان کا ایک خطرناک رہزن — نفاق

منافقین کی علامات قرآن مجید کی روشنی میں

شیخ خورشید احمد

گزشتہ قسط میں بتایا جاچکا ہے۔ کہ نفاق ایک خطرناک مرض ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں جا بجا اس مرض کا ذکر کرکے اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسی زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے خلفائے عظام اور دیگر بزرگان سلسلہ نے بھی بار بار اس مرض کے خطرناک نتائج و عواقب کو واضح کرکے احباب جماعت کو اس سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی تلقین کی ہے۔

موجودہ وقت میں ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ وہ بالخصوص ایسے ہیں کہ ان میں منافقین کی ریشہ دوانیوں اور وسوسہ اندازیوں سے بچنے کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ تاکہ وہ جماعت کے اتحاد اس کی تنظیم اس کی مرکزیت۔ خلافت کے ساتھ اس کی عقیدت اور اس کی باہمی محبت و مودت کو کمزور کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ منافقین بالعموم اپنے آپ کو جماعت کے ہمدرد خیر خواہ اور مصلح ظاہر کیا کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہوشیاری اور مومنانہ تدبر و فراست سے کام لیا جائے تو انہیں پہچاننا اور ان سے بچنا اور دوسروں کو بھی ان سے بچانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ قرآن مجید نے بڑی وضاحت کے ساتھ منافقین کے حالات ان کی علامات اور انکی وسوسہ اندازیوں کے مخصوص ذرائع اور طریق پر روشنی ڈالی ہے۔ اگر ہم دیگر تمام تدابیر کو نظر انداز کرکے قرآن پاک ہی کی بیان کردہ علامات کو پیش نظر رکھیں۔ تو منافقین کی تمام رخنہ اندازیوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

آج سے ۲۶ برس قبل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک نہایت قیمتی مضمون رقم فرمایا تھا۔ جس میں آپ نے قرآن مجید کی مختلف آیات کی روشنی میں نہایت عمدگی کے ساتھ منافقین کی علامات اور ان کے حالات کو پیش فرمایا تھا۔

اس نہایت اہم مضمون کے بعض حصے۔ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب انہیں نہایت غور کے ساتھ پڑھیں گے۔ اور ان میں جو اہم امور بیان کئے گئے ہیں انہیں ہر وقت ملحوظ رکھنے کی کوشش فرمائیں گے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا:۔

"(۱) ومن الناس من یقول
آمنا باللہ وبالیوم الآخر
وما ھم بمومنین (بقرہ)

ظاہر میں ایمان سب باتوں پر اور باطن میں بے ایمان (۲) مخفی مخفی فساد پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اور جب کوئی ٹوکے تو کہتے ہیں کہ یہ باتیں تو ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اصلاح ہوجائے جماعت کی۔

واذا قیل لھم لا تفسدوا
فی الارض قالوا انما نحن
مصلحون (بقرہ)

(۳) واذا قیل لھم آمنوا
کما آمن الناس قالوا
انومن کما آمن السفھآء

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ساری جماعت جس طرح مانتی ہے۔ اسی طرح تم بھی مانو تو کہتے ہیں کیا ہم بھیڑ چال کی پیروی کریں۔ یہ تو بیوقوف ہیں اہل الرائے نہیں ہیں۔

(۴) واذا لقوا الذین آمنوا
قالوا آمنا واذا خلوا الی
شیاطینھم قالوا انا معکم

جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں الحمد للہ ہمارا بھی یہی ایمان ہے۔ اور جب اپنے چیلے چانٹوں کی مجلس میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بس جو آپ کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔

(۵) یریدون ان یتحاکموا
الی الطاغوت وقد امروا
ان یکفروا بہ۔ (نساء)

اپنے جھگڑے باوجود اپنے ہاں محکمہ قضا کی موجودگی کے عدالتوں میں لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ حکم ہے کہ وہاں اپنے غیر ضروری مقدمات نہ لے جاؤ۔

(۶) ویقولون طاعۃ
فاذا برزوا من عندک بیّت طائفۃ منھم
غیر الذی تقول۔

سامنے کہتے ہیں آمنا صدقنا۔ اور الگ جاکر اس کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں۔

(۷) واذا جاءھم امر
من الامن او الخوف اذاعوا
بہ۔

جب کوئی امن یا خوف کی خبر آتی ہے تو محکمہ متعلقہ یا خلیفہ کو اطلاع دیئے بغیر اسے اڑاتے پھرتے ہیں۔

(۸) واللہ ارکسھم بما
کسبوا۔ یہ نفاق بداعمالیوں کی سزا میں ان پر ڈالا جاتا ہے۔ اور پاداش ہے ان کی کرتوتوں کی۔

(۹) الذین یتخذون الکافرین
اولیاء من دون المومنین
ایبتغون عندھم العزۃ

منافقین مومنوں کو چھوڑ کر منکرین سلسلہ کو دوست بناتے ہیں۔ اس لئے کہ مومنوں کی جماعت کے نزدیک تو بے عزت ہوگئے

(۱۰) اذا قاموا الی الصلوٰۃ
قاموا کسالیٰ یراءون الناس
ولا یذکرون اللہ الا
قلیلا مذبذبین بین ذالک
لا الی ھٰؤلاء ولا الی
ھٰؤلاء۔

نمازوں میں سست ہیں لوگوں کے دکھانے کو نماز پڑھتے ہیں اور جتنی پڑھتے ہیں وہ بھی بے دلی اوپرے دل سے۔

(۱۱) ویقول المنافقون
والذین فی قلوبھم
مرض غر ھٰؤلاء دینھم

کسی نے جو نصیحت کی تو کہنے لگے کہ تم تو ہر جگہ احمدیت احمدیت لئے پھرتے ہو۔ واقعات کو دیکھو ہر جگہ آیت استخلاف کیا لئے پھرتے

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مومن بخیل اور بد اخلاق نہیں ہوتا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا یجتمعان فی مومن۔ البخل وسوء الخلق (ترمذی)

ترجمہ۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حقیقی مومن میں دو خصلتیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ یعنی بخل اور بد اخلاقی۔

تشریح۔ اگر ایک مومن ثروت اور وجاہت رکھتے ہوئے اور اپنے سامنے ماحول میں جہالت۔ پسماندگی۔ غربت۔ اور دوسرے معاشرتی مصائب کو دیکھتے ہوئے حرکت نہیں کرتا۔ خدمت خلق اور رفاہ عامہ میں مادی اور مالی وسائل میں بخل سے کام لیا جاتا ہے۔ اور اس کی ضمیر اس کو ملامت نہیں کرتی۔ تو ایسا شخص ایمان کی چاشنی سے محروم ہے۔ اور ایک حقیقی مومن میں بخل جیسی قبیح عادت ہرگز نہیں ہوتی۔ خاندان کے جملہ افراد برابر نہیں ہوا کرتے۔ اگر ایک دولت مند فرد اپنے غریب عزیز اور رشتہ دار کے حقوق کا خیال نہیں کرتا اور بخل سے کام لیتا ہے۔ تو ایسا شخص دراصل دولتمند نہیں ہے۔ بسا اوقات تھوڑی سی مدد کرنے سے ایک غریب رشتہ دار اپنے پاؤں پر کھڑا ہوجاتا ہے۔ مگر بخل کی دیوار اس کی مدد کرنے میں حائل ہوجاتی ہے۔

انسان کی قدر و منزلت دراصل اخلاق سے ہی پرکھی جاتی ہے۔ اخلاق حسنہ انسان کا آئینہ ہیں۔ اگر آئینہ صاف ہوگا تو چہرہ بھی صاف نظر آئے گا۔ وگرنہ اس کا چہرہ اس کو بدنما ہی نظر آئے گا۔ نیک عادات اور اچھی صفات کا نام خلق ہے۔ ہمارے معاشرہ میں خوشگوار فضا کی تکوین میں اخلاق حسنہ بنیادی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کہ میں عادات حسنہ اور صفات جمیلہ کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

خاکسار۔ شیخ نور احمد منیر

(۱۲) فلا تعجبک اموالھم ولا اولادھم انما یرید اللہ لیعذبھم بھا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ (توبہ)

ان کی اولاد بے دین اور سلسلہ سے بے تعلق اور ان کے اموال ضائع۔ کہ باوجود خرچ کثیر کے پھر خدا تعالیٰ مومنوں کو ہی غالب رکھتا ہے اور اولاد ایسی بگڑتی ہے کہ انکی دہریت اور بے دینی کو دیکھ دیکھ کر خود ہی کڑھتے ہیں۔

(۱۳) ومنھم من یلمزک فی الصدقات۔

مالی معاملات میں ہر وقت نبی اور خلیفۂ وقت پر اعتراضات۔

(۱۴) ویقولون ھو اذن

کہتے ہیں کہ مخبر رکھے ہوئے ہیں جس نے ہماری بابت جو رپورٹ کی فوراً مان لی۔

(۱۵) یحذر المنافقون ان تنزل علیھم سورۃ تنبئھم بما فی قلوبھم قل استھزءوا۔ ہر وقت ڈرتے ہیں کہ کسی مومن کو کوئی خواب ہمارے نفاق کے متعلق نہ آجائے لیکن یہ بات بھی تمسخر کے انداز میں کہتے ہیں۔

(۱۶) انما کنا نخوض ونلعب

جب کوئی بات ان کی پکڑی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ وہ تو مذاق تھا۔

(۱۷) یامرون بالمنکر وینھون عن المعروف ویقبضون ایدیھم۔

گندی باتوں کو شائع کرتے ہیں اور اچھی باتوں سے لوگوں کو روکتے ہیں اور بخیل ہیں کہ مہینوں اور برسوں کے چندے ان کے ذمے قرض ہیں اور باوجود توفیق کے ادا نہیں کئے۔

(۱۸) الذین یلمزون المطوعین فی الصدقات

ان احمدیوں پر طعنے کرتے ہیں جو دل کی خوشی سے چندے اور وصیتیں کرتے ہیں اور ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہہ کر کہ اب تو وصیت کر دی ہے شوق میں آکر جس دن مرے گا اس دن تیری بیوی بچوں سے جب انجمن والے وصیت وصول کریں گے تو پتہ لگے گا۔

(۱۹) واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجسا الی رجسھم وماتوا وھم کافرون اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین۔

ان لوگوں میں ناپاکی تو تھی ہی پھر وہ بڑھتی ہی چلی گئی اور ہر سال ایک یا دو دفعہ ان کو نیا ابتلا پیش آجاتا ہے۔ بس پھر کیا یہ اہل پڑتے ہیں۔ پھر کچھ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک نیا فتنہ آجاتا ہے۔ پھر اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ غرض اسی طرح عمر گزرتی ہے۔

(۲۰) ولتعرفنھم فی لحن القول۔ (محمد)

تو ان کی باتوں کے انداز سے انہیں پہچان سکتا ہے۔

(۲۱) یوم یقول المنافقون والمنافقات للذین اٰمنوا انظرونا نقتبس من نورکم قیل ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورا (حدید)

اکثر ان کی عادت ہے کہ مومنوں کے سامنے آکر اعتراض کرتے ہیں کہ ذرا یہ مسئلہ صاف کر دیجئے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ کو اللہ نے بہت نور فراست دیا ہے تو یہ کہنا چاہیئے کہ مسئلہ تو صاف ہے مگر تم اپنی عینک ہی پیچھے کہیں گرا کر آگئے ہو۔ اگر تم میں ایمان ہوتا تو یہ بات تم پر بھی حل ہو جاتی۔

(۲۲) واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رءوسھم۔

جب ان کی حالت ظاہر ہو جاتی ہے تو لوگ انہیں خیر خواہی کے طور پر کہہ دیتے ہیں کہ آؤ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے معافی مانگ لو اور توبہ ورجوع کر لو تو سر ہلا دیتے ہیں۔ اور انکار کر دیتے ہیں۔ غرض مختصر طور پر یہ نشان لکھے گئے ہیں جن سے منافق پہچانے جا سکتے ہیں۔

آخر میں بعض وجوہات نفاق لکھتا ہوں جو قرآن مجید نے بیان فرمائی ہیں۔ تکبر۔ جھوٹ کی عادت۔ حسد۔ خدا سے وعدہ خلافی آرام طلبی۔ مال کی محبت۔ دھوکا بازی کی عادت استہزا کی عادت۔ خلقی کمزوری۔ دوسرے منافقوں سے دوستانہ اور ان کی صحبت کا اثر۔ بدخواہی کی عادت۔ شکوک وشبہات والی فطرت حقارت کی عادت۔ جھوٹی قسم کھانے کی عادت۔ بزدلی۔ بخل۔ بدعہدی اور بدکاری نمازوں میں سستی۔ چندوں میں سستی۔ بہت بدظنی کی عادت۔

(الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۴۸ء)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قیمتی مضمون میں قرآن مجید کی آیات کی رو سے منافقین کی جو جو علامات بیان فرمائی ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں ہمیشہ پیش نظر رکھیں تاکہ ہم اور ہماری اولادیں ہمیشہ منافقین کے فتنوں سے اور ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہیں۔

لیڈر (بقیہ صفحہ اوّل)

خاص اقدام کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ احسن تقویم میں پیدا ہونے والا جب اسفل سافلین بن جاتا ہے تو اس وقت عقل اس کی رہنمائی نہیں کر سکتی۔ اس لئے ایسی صورت میں دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ایسے لوگ رونما کرتا ہے جن کے متعلق وہ فرماتا ہے

الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت

سب لوگ اسفل سافلین کے گڑھے میں گر جائیں گے مگر وہ بچ جائیں گے جو ایمان لاتے ہیں اور دانشوری کی پگڈنڈیوں کو چھوڑ کر صراط مستقیم پر چلتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو مامور من اللہ کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی جدوجہد سے دنیا اپنی تباہی سے بچ نکلتی ہے کیونکہ وہ برائیوں پر مخلصانہ طور پر حملہ آور ہوتے ہیں لھم اجر غیر ممنون

ان لوگوں کے انعامات غیر محدود ہوتے ہیں، ان لوگوں کو ہی سب سے بڑا انعام "خلافت" عطا ہوتا ہے ان کا خوف امن سے بدل جاتا ہے اور دنیا ان کی وجہ سے نئے سرے سے آباد ہوتی ہے کیونکہ انھی کو تمکن فی الارض حاصل ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مامور کیا ہے اور جماعت احمدیہ آپ کی کھڑی کی ہوئی جماعت ہے اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ جماعت دوسروں کی نسبت باوجود کم مایہ ہونے کے کام کر رہی ہے اور اپنی کھڑی کی ہوئی جماعتیں گویا کچھ بھی نہیں کر رہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس جماعت کے ذریعہ تباہی سے بچانا چاہتا ہے۔

اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیرِ

مکرم پیر معین الدین صاحب ربوہ

ہماری بھاوجہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ جو برادرم پیر انوار الدین صاحب کی بیوی اور مکرم مرزا معظم بیگ صاحب سابق افسر لنگرخانہ کی بیٹی تھیں۔ ۲۷ مارچ ۱۹۶۲ء کو ہائی بلڈ پریشر اور متعلقہ عوارض کے باعث وفات پا گئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں مگر ایک مجبوری کی وجہ سے ابتداء میں انھیں راولپنڈی میں دفن کیا گیا۔ اواخر مئی ۱۹۶۲ء میں ان کا تابوت ربوہ لایا گیا چنانچہ بہشتی مقبرہ میں ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ ہمارے گھر میں آکر خوب گھل مل گئی تھیں ہماری امی کی عادت تھی کہ بہوؤں سے بے تکلفی پسند کرتی تھیں اور انھیں بیٹیوں ہی کی طرح انھیں عزیز رکھتی تھیں۔ بہوؤں ان سے اس طرح باتیں کرتیں جس طرح مائیں اپنی بیٹیوں سے کرتی ہیں۔ یہی سلوک ان کا ہماری بھاوجہ کے ساتھ تھا دیر تک دونوں اس طرح باتیں کرتی رہتیں گویا ماں بیٹی آپس میں بیٹھی باتیں کر رہی ہوں۔ ساس بہو والا سلوک کبھی دیکھنے میں نہ آیا۔ مندرجہ ذیل نوٹ بھاوجہ صاحبہ مرحومہ کی والدہ صاحبہ نے لکھا ہے میں ان کا یہ نوٹ یہاں درج کرتے ہوئے احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

"مرحومہ نے غالباً ۱۹۴۶ء میں آٹھویں حصہ کی وصیت کی تھی ۲۲ مئی ۱۹۶۲ء کو مرحومہ کا تابوت راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ صبح کی نماز کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تابوت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ بہت ملنسار اور مہمان نواز تھیں غریبوں اور بیواؤں کی امداد میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں ہر جماعتی چندہ خوشی اور بشاشت سے ادا کرتیں ایک دفعہ لجنہ کی عہدیدار مسجد میں پنکھے لگوانے کی غرض سے چندہ لینے کے لئے آئیں خود ہی پیشکش کی کہ میں ایک پنکھا اپنے خرچ پر لگوا دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق دی اور انھوں نے وفات سے تھوڑا عرصہ قبل مسجد کے مستورات والے حصہ میں بجلی کا پنکھا لگوا کر اپنا وعدہ پورا کرنے کی سعادت حاصل کی نماز جمعہ ادا کرنے مسجد میں گئیں تو پنکھا دیکھ کر بہت خوش ہوئیں نماز جمعہ مسجد میں جا کر باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور اسی طرح لجنہ کے جلسوں میں بھی بڑے شوق سے شامل ہوتی تھیں۔ عزیزوں رشتہ داروں کے علاوہ احمدی بہنوں سے بڑی محبت سے ملتی تھیں۔ غیر از جماعت مستورات سے بھی بہت میل ملاقات تھی ان سے بھی اس قدر اخلاق سے پیش آتی تھیں کہ جس خاتون سے ایک دفعہ بھی ملاقات ہو جاتی اس کی یہی خواہش ہوتی کہ پھر ملاقات ہو۔

الغرض مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی ہو اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات اور اعلیٰ مقام قرب عطا ہونے کی دعا فرمائیں"

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سوال:۔

عام طور پر رواج ہے کہ شادی سے تقریباً ایک ہفتہ قبل محلہ اور شہر کی نوجوان لڑکیاں اور عورتیں شادی والے گھر میں جمع ہو کر گیت گاتی اور ڈھولک بجاتی ہیں۔ بعض نوجوان لڑکیاں ناچ بھی کرتی ہیں۔ بعض صورتوں میں وہ مردانہ لباس پہن لیتی ہیں اور مردانہ شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ گانے اکثر اوقات فلمی ہوتے یا ایسے جو حیوانی جذبات برانگیختہ کرتے ہیں۔ گانے والیوں کی آواز گھر سے باہر نکل کر پڑوس میں جاتی ہے۔ دولہن کو مہندی لگانے کی تقریب باقاعدہ محلے کی لڑکیوں کو دے کر منائی جاتی ہے جس میں گانے اور مخول بازی ہوتی ہے۔

قرآن کریم۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی رو سے اسلامی شریعت کی عام روح اس بارہ میں کیا ہے؟

جواب:۔

سورہ الفرقان کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کا ہتھیار ہے جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی اس واضح ہدایات کو بھلا دیا اور وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں رنگ رلیوں میں مشغول ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں اپنی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔

۲۔ یہ چیز جو موجودہ زمانہ کے لحاظ سے لغو میں شامل ہے وہ ناچ ہے قرآن کریم نے

ولا یضربن بارجلھن لیعلم

مایخفین من زینتھن

میں عورتوں کے لئے اپنے پیروں کو اس طرح زمین پر مار کر چلنے سے بھی منع فرمایا ہے جس سے ان کی زینت کا اظہار ہو اور ناچ میں تو زینت کے اخفاء کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس ناچ بھی مال اور اخلاق کو تباہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے ...... گانے کی طرح ہر قسم کا ناچ بھی ایک لعنت ہے۔ جس سے نوجوانوں کے اخلاق بگڑتے اور قوم کے اموال تباہ ہوتے ہیں۔

(تفسیر سورہ الفرقان ص ۱۷۳۰-۶)

۳۔ تاہم شادی بیاہ کے موقع پر خوش الحانی سے اشعار اور نظمیں پڑھنا جائز ہے۔ مگر یہ اشعار اور نظمیں ایسی ہی ہونی چاہئیں جو یا تو مذہبی ہوں اور یا پھر بالکل بے ضرر مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر عام اشعار جو مذاق کے رنگ میں گائے جاتے ہیں اور جو بالکل بے ضرر ہوتے ہیں ان میں کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ وہ محض دل کو خوش کرنے کے لئے گائے جاتے ہیں۔ ان کا اخلاق پر کوئی برا اثر نہیں ہوتا۔

۴۔ ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ ہمارے ملک میں عورتیں ایسے گیت گاتی ہیں جن میں صرف دولہا دلہن کی باتیں ہوتی ہیں ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

حضور نے لکھوایا کہ شادی کے موقع پر کوئی گیت گالیں تو گناہ نہیں بشرطیکہ اس میں فحش اور لغو بکواس نہ ہو اور بے حیائی سے نہ گایا جائے۔

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۱۵ء)

سوال:۔

بینک یا بیمہ کا کاروبار یا اس قسم کے کاروبار میں ملازمت اختیار کرنا یا ایجنٹ بن کر دوسرے لوگوں کی زندگی کا بیمہ کرانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشاد کی روشنی میں انسان اپنے لئے خود کوئی بہتر راہ عمل اختیار کر سکتا ہے۔

"ایک دوست جو محکمہ آبکاری میں نائب تحصیلدار ہیں ان کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں آیا۔ اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا اس قسم کی نوکری ہمارے واسطے جائز ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس وقت ہندوستان میں ایسے تمام امور حالت اضطرار میں داخل ہیں۔ تحصیلدار یا نائب تحصیلدار نہ شراب بناتا ہے نہ بیچتا ہے نہ پیتا ہے۔ صرف اس کی انتظامی نگرانی ہے اور بلحاظ سرکاری ملازمت کے اس کا فرض ہے۔ ملک کی سلطنت اور حالات موجودہ کے لحاظ سے "اضطراراً" یہ امر جائز ہے ہاں خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ انسان کے واسطے اس سے بھی بہتر سامان پیدا کرے۔ گورنمنٹ کے ماتحت ایسی ملازمتیں بھی ہو سکتی ہیں جن کا ایسی باتوں سے تعلق نہ ہو۔ خدا تعالیٰ سے استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔"

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ

(ترجمہ) پس چلو اس زمین کے کناروں میں اور اس کے رزق میں سے کھاؤ

ایک احمدی کا سائیکل پر ۲۳۶۰۰ میل کا تبلیغی سفر

موضع کنڈور ضلع میرپور آزاد کشمیر کے باشندہ قریشی محمد حنیف قمر صاحب علوی مارچ ۱۹۱۹ء میں جناب مرزا محمد اشرف صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ (ابن جناب مرزا مفتی جلال الدین صاحب بلانوی) کے ذریعہ قادیان آ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ ۱۹۲۳ء سے شروع کر کے ۱۰ر نومبر ۱۹۶۳ء تک قریباً ۴۰ سال میں بائیسکل پر انڈیا اور پاکستان اور آزاد کشمیر میں آپ ۲۳۶۰۰ میل تبلیغی سفر کر چکے ہیں۔ ان کی عمر اب ۶۶ برس کی ہو چکی ہے۔ قریباً ۴ ہزار شہر و دیہات میں قریباً ۴۰ ہزار کتب و رسائل تقسیم کر کے فضائل اسلام پر ہزارہا لیکچر دے چکے ہیں۔

وہ ایک طرف جگن ناتھ مندر پوری میں پہنچے۔ پھر ضلع بالاسور کی بندرگاہ چاند بالی اور چاندی پور میں اترے۔ اور بنگال کے ۲۴ اضلاع کے کناروں میں جا کر آسام کے علاقہ میں بھی گئے۔ پنجاب کے بیسیوں اضلاع میں پھر کر براستہ پشاور۔ کوہاٹ۔ ٹل اور پاڑہ چنار سے آگے قلعہ خرلاچی تک جو افغانستان کی سرحد پر ہے گئے۔ پھر ایبٹ آباد کی شاہراہ سے بالاکوٹ اور گڑھی حبیب اللہ کے راستے مظفر آباد اور پھر کوہالہ کے راستے کوہ مری اور راولپنڈی آیا اور اس طرح متفرق آبادیوں میں پیغام پہنچاتے رہے ہیں۔

علاقہ ملکانہ میں چار سال قریباً دس اضلاع کا دورہ کر کے آریوں کے پروپاگنڈہ کا مقابلہ کیا۔ اور ملکانہ قوم کے نومسلموں کو اسلام کی تعلیم دی۔ ہندوستان کے کئی مقامات پر قریباً ایک درجن اسلامی مکتب قائم کرائے۔ اور قریباً دو درجن بنگالی اور اڑیسہ کے طلباء کے لئے دینی تعلیم کا انتظام کیا۔ جن میں سے قریباً نصف طلباء اب باقاعدہ اپنے علاقوں کے مبلغ ہیں۔

وہ یہ سارا عرصہ ہی آنریری طور پر سیاحت کر کے تبلیغ کرتے رہے۔ کتابت کے پیشہ سے (زیادہ تر) وہ اپنی روزی خود کماتے ہیں۔ اور کسی ادارے پر اس کا بوجھ نہیں۔

ان کا یہ نمونہ تمام مسلمانوں اور بالخصوص احمدی نوجوانوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ مجھے اجازت دیجئے دنیا میں گھومنے کی آپ نے فرمایا میری امت کا گھومنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(الف) "اگر ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر دین حق کی تبلیغ کریں۔"

(ب) "اگر خدا تعالیٰ انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں۔ اور اسی تبلیغ میں ہی زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں۔" (ملفوظات از الفضل ۳۸/۴ ص ۱۲)

(ج) "کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور ایمان ہوتا ہے۔ کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک جا پہنچے ہوں۔ اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں۔"

(از کتاب پیغام صلح ص ۳۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:۔

"اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔"

(فتح اسلام ص ۳۴)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مبلغ ایسے ہونے چاہئیں جو دین کیلئے ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار ہوں۔ وہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لٹو کی طرح چکر لگائیں۔ اور مبلغ وہ ہے کہ اسے کچھ ملے یا نہ ملے۔ اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کا کام کرے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء ص ۲۴)

ان ارشادات کی روشنی اس امر کی ضرورت ہے کہ احمدی نوجوان باہر نکلیں اور مختلف علاقوں اور ممالک میں اپنے طور پر سفر کر کے پیغام حق پہنچائیں۔

(محمد الیاس۔ ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان)

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۱۳ر جولائی کو بعد نماز مغرب مکرم چوہدری کریم بخش صاحب نے اپنے بیٹے چوہدری مبارک احمد صاحب نصیر کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کے سال اوّل کا نتیجہ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	جن مضامین میں دوبارہ امتحان دیں گے
۲۲۲۹۷	اللہ رکھا	۱۱۰	سوکس ۔ تاریخ
۲۲۲۹۸	ولی محمد	۳۹	انگلش ۔ اردو ۔ سوکس ۔ تاریخ
۲۲۲۹۹	محمد یونس	۱۱۰	سوکس ۔ فارسی
۲۲۳۰۰	محمد اکبر	۲۱۳	
۲۲۳۰۱	اصغر علی	۱۳۴	انگلش ۔ تاریخ
۲۲۳۰۲	محمد اشرف	۲۲۲	
۲۲۳۰۳	محمد سعید	۹۵	انگلش ۔ اردو ۔ تاریخ
۲۲۳۰۴	محمد خالد	۱۲۷	"
۲۲۳۰۵	مقصود احمد	۱۴۸	" تاریخ
۲۲۳۰۶	مظفر احمد	۲۱۳	
۲۲۳۰۷	محمد اسلم	۱۰۰	اسلامیات ۔ تاریخ ۔ اُردو
۲۲۳۰۸	بابو خاں	۶۸	انگلش ۔ سوکس ۔ تاریخ
۲۲۳۰۹	محمد رفیق	۳۳	اردو ۔ سوکس ۔ تاریخ اکنامکس
۲۲۳۱۰	بشیر الدین	۲۰۲	
۲۲۳۱۱	کلیم اللہ	۱۱۸	اُردو ۔ سوکس ۔
۲۲۳۱۲	داؤد احمد	۱۲۳	" "
۲۲۳۱۳	منیر احمد	۲۴۲	
۲۲۳۱۴	محمد اقبال	۲۵۷	
۲۲۳۱۵	امتیاز احمد	۲۱۸	
۲۲۳۱۶	مسعود احمد	۲۴۳	

(پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں)

کامیابی اور درخواستِ دُعا

میری پوتی عزیزہ امۃ القیوم بنت چوہدری بشیر احمد وینس آٹھویں کے امتحان میں اچھے نمبروں پر کامیاب ہوئی ہے ۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ ہر امتحان میں بہت اچھے نمبروں میں کامیابی عطا فرمائے اور دینی اور دنیاوی انعامات سے وافر حصہ بخشے ۔ آمین ۔

(خاکسارہ والدہ چوہدری بشیر احمد وینس مالک سیالکوٹ ریڈیو کارپوریشن بنک روڈ ۔ مردان)

اس خوشی میں محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب وینس نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے ۔ جزاھم اللہ ۔ (منیجر)

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اعظم بی ۔ ایس ۔ سی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے یکے بعد دیگرے پانچ بچے فوت ہو چکے ہیں ۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیز موصوف کو ۱۲ ۹ کو لڑکا عطاء فرمایا ہے ۔ احباب جماعت سے عموماً درویشان قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود بچے کو لمبی عمر عطاء فرمائے ۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے ۔ آمین ۔

(خاکسار محمد رمضان کارکن تبشیر تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

قابل توجہ موصیان حصہ جائیداد

از مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز

حصہ جائیداد کی وصایا میں جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی جو قیمت درج ہوتی ہے ۔ وہ ایک اندازہ کے طور پر ہوتی ہے ۔ نہ تو یہ قیمت مارکیٹ کے بھاؤ کے مطابق ہوتی ہے اور نہ ہی اس قیمت کے لگوانے میں مرکز کا کوئی نمائندہ شامل ہوتا ہے ۔ وصیت میں اس مندرجہ قیمت کا مقصد صرف اتنا ہوتا ہے کہ جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ وصیت میں پیش کی گئی ہے وہ اندازاً کسی قدر مالیت کی ہے ۔ اصل قیمت جائیداد کی وہ صحیح سمجھی جائے گی جو موصی کی وفات کے بعد اس کے ترکہ پر تشخیص کی جائے گی اور جس کے تشخیص کرنے میں نظامت جائیداد کا کوئی نمائندہ شامل ہوگا ۔ (یہ نمائندہ مرکزی کارکن ہو یا نظامت جائیداد کی طرف سے ۔ مقامی مجلس عاملہ یا کسی ایک فرد کو مقرر کیا جائے) خواہ موصی کی وفات کے بعد اس کا ترکہ وصیت میں مندرجہ جائیداد سے کم ہو جائے یا زیادہ اور خواہ مارکیٹ کا بھاؤ بھی وصیت کرنے کے وقت سے کم ہو جائے یا زیادہ ۔ بہرحال جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ متروکہ کی قیمت موصی کی وفات کے بعد تشخیص کی جائے گی ۔ اور وہی صحیح اور اصل قیمت سمجھی جائے گی ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بھی یہی ہے کہ موصی کی وفات کے بعد اس کے ترکہ کا حصہ لیا جائے ۔ چنانچہ "الوصیت" میں حضور نے جو شرائط بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے بیان فرمائی ہیں اُن میں شرط نمبر ۲ کے ماتحت حضور کا ارشاد مندرجہ ذیل ہے ۔

"دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے کہ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا .... الخ"

اسی طرح مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ

"رسالہ الوصیت کے مطابق وصیت ترکہ پر واجب ہے ۔ پس موصی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کرے تو اس کو سرٹیفکیٹ دیا جائے گا ۔ جو لوگ جائیداد کی وصیت کرتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ اپنی مرضی سے کچھ دے دیں قاعدہ کے طور پر ان کے لئے اپنی زندگی میں جائیداد بطور حصہ وصیت ادا کرنا ضروری نہیں ۔ قاعدہ یہی ہے کہ وفات کے بعد جو جائیداد باقی ہوگی ۔ اس پر وصیت حاوی ہوگی ۔"

ظاہر ہے کہ ہر دو ارشادات میں یہی فیصلہ ہے کہ جائیداد کی وصایا کا حصہ موصی کی وفات کے بعد لیا جائے گا ۔ پس جب حصہ جائیداد وفات کے بعد لیا جائے گا تو قیمت جائیداد متروکہ بھی اُسی وقت تشخیص کی جائے گی خواہ وہ قیمت مندرجہ قیمت سے کم ہو یا زیادہ ۔

اگر کوئی موصی اپنی جائیداد کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کرنا چاہے تو جائیداد کی قیمت بھی اُس وقت ہی تشخیص کی جائے گی ۔ اُس قیمت پر حصہ جائیداد وصول نہیں کیا جائے گا جو اندازے کے طور پر وصیت میں درج کی گئی تھی ۔

چونکہ جائیداد کی وصایا میں بعض اوقات انجمن کو حصہ جائیداد ادا کرنے میں غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے ۔ اس لئے اس وضاحت کا کیا جانا ضروری سمجھا گیا ہے ۔

موصی احباب مطلع رہیں ۔ اور عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ اس اعلان کو تکرار کیساتھ حصہ جائیداد کے موصی احباب کے ذہن نشین کرا دیں خواہ وہ مرد ہوں یا مستورات ؛

درخواست ہائے دُعا

۱ ۔ خاکسار کے ماموں چوہدری عبد الواحد صاحب تقریباً تین چار سال کے عرصہ سے بوجہ ٹی ۔ بی بیمار چلے آرہے ہیں ۔ آج کل پہلے کی نسبت زیادہ بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (خاکسار اصغر علی اختر احمد نگر ضلع جھنگ)

۲ ۔ میری بچی عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے حالت بہت کمزور ہو گئی ہے ۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اسے صحت بخشے ۔

(ماسٹر محمد شفیع محلہ دار الیمن ربوہ)

۳ ۔ قاضی حفیظ احمد صاحب کا بچہ عزیزم شاہد احمد سخت بیمار ہے ۔ ۴ دن سے بیہوشی ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں ۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ)

۴ ۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب ۹ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔ انکی صحت کیلئے درخواست دُعا ہے ۔

۵ ۔ والدم بزرگوار ماسٹر غلام محمد صاحب ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ ساتھ بلڈ پریشر کی شکایت ہو گئی ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ)

۶ ۔ عرصہ ۴ ماہ سے گھٹنوں اور بازو کے دردوں سے بیمار چلا آتا ہوں ۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے ۔ (قریشی نور حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹلی ڈاکخانہ چھاؤنی سلہریاں ۔ سیالکوٹ ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن۔ صدر ایوب نے دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون اور ترقی پذیر ملکوں کو امداد دینے کے متعلق ایک پانچ نکاتی پروگرام پیش کیا ہے وہ کل صبح دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں جو پانچ نکاتی پروگرام پیش کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ:۔

۱۔ امداد دینے والے ممالک یہ شرط عائد نہ کریں کہ امداد حاصل کرنے والا ملک امدادی رقم سے ان کے ملک کی بنی ہوئی اشیاء خریدے

۲۔ اگر ایسا کرنا ناگزیر ہو تو قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے امداد لینے والے ملک کو وہ رقم بھی دینی چاہیئے انہوں نے کہا کہ امداد دینے والے ملکوں کی شرائط کے باعث تاجروں نے مشینری اور دوسری اشیاء کی قیمتوں میں من مانا اضافہ کر دیا ہے۔ کیونکہ امداد لینے والے ان اشیاء کو خریدنے پر مجبور ہیں

۳۔ امدادی ادارے بعض ترقی پذیر ملکوں کو جو امداد دیتے ہیں اس کے سلسلے میں یہ اجازت ہونی چاہیئے کہ امداد حاصل کرنے والا ملک امدادی ادارہ کے جس رکن ملک سے چاہے اشیا خریدے

۴۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو امداد حاصل کرنے والے ملک کو اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ قرضہ کی رقم متعلقہ ملک کو خام مال برآمد کر کے ادا کرے

۵۔ ترقی یافتہ ممالک کو چاہیئے کہ وہ ترقی پذیر ممالک میں سرمایہ لگائیں کیونکہ اس قسم کی سرمایہ کاری کے بغیر کوئی بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ آج ملک ترقی یافتہ کہلاتے ہیں ابتدائی طور پر انہیں بھی بیرونی امداد کا سہارا لینا پڑا تھا۔

صدر نے کہا کہ پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کے لئے فضا بڑی سازگار ہے پاکستان نے بیرونی ممالک کے سرمایہ کاروں کو ٹیکسوں میں رعایت دے رکھی ہے اور انہیں اجازت ہے کہ وہ اپنا سرمایہ اور منافع اپنے ملک واپس لے جا سکیں۔

صدر ایوب کی تقریر کے بعد چھ افریقی ملکوں کے وزرائے اعظم نے تقریریں کیں انہوں نے صدر کی تجاویز کی حمایت کی۔ اور حقیقت پسندانہ قرار دیا۔

٭ لاہور ۱۵ر جولائی۔ مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبد الوحید خان نے کہا کہ پاکستان کو دھمکیوں سے مرعوب نہیں کیا جا سکتا۔ کشمیر میں جنگ بندی لائن پر بھارتی افواج کے اجتماع پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ وہ کراچی جاتے ہوئے لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

مسٹر عبد الوحید خان نے کہا کہ اقوام متحدہ کو اس خطرے سے باخبر رہنا چاہیئے جو عالمی امن میں کسی وقت بھی خلل کا باعث بن سکتا ہے کشمیر اب قومی سطح تک ہی محدود نہیں بلکہ بین الاقوامی نوعیت اختیار کر گیا ہے اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کو منصفانہ اور مناسب اقدامات کرنے ہوں گے۔

٭ نئی دہلی ۱۵ر جولائی۔ مہا گجرات جنتا پریشد کی مرکزی مجلس عاملہ نے ۱۵ر اگست سے ملک گیر ہڑتال کرنے کی دھمکی دے دی ہے یہ اقدامات بھارت میں روز افزوں گرانی اور ضروریات زندگی کی قیمتوں میں اضافہ کو روکنے میں حکومت کی ناکامی کے خلاف اٹھایا جا رہا ہے مجلس عاملہ نے احمد آباد میں منعقدہ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے بھارت کی کانگرسی وزارت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔

٭ ماسکو ۱۵ر جولائی۔ روس کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اول نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان بریزنیف کی جگہ روس کے صدر بنیں گے میکویان کا انتخاب سپریم سوویٹ کے اجلاس میں آج بیان کیا جائے گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم اس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے،

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حد تک تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی دخل ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقع مل سکے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

٭ لندن ۱۵ر جولائی۔ صدر ایوب نے کل بتایا کہ برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک الگ ڈپٹی ہائی کمشنر کے تقرر پر غور کیا جا رہا ہے آپ نے بتایا پاسپورٹوں میں دشواریوں کے متعلق میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے جن کا جائزہ لیا جا رہا ہے

تصحیح

الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۴/۶ کے صفحہ ۷ پر مسل نمبرہ ۵ ۳۷ / ۷ اشاعت ہوئی ہے جس میں سہو سے بیوہ چوہدری احمد علی صاحب لکھا گیا ہے اصل یوں ہے ذکیہ عادل زوجہ چوہدری احمد علی صاحب احباب تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

کامن ویلتھ کانفرنس میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستانی مؤقف کی پُرزور حمایت

مسٹر شاستری سے میری بات چیت ناکام رہی تو حالات اور بگڑ جائیں گے (صدر ایوب)

لندن ۱۶ رجولائی — دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں کل صبح کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر طویل بحث ہوئی اور بیشتر ملکوں نے اس مسئلہ پر پاکستان کے موقف کی پُرزور حمایت کی۔ کل رات کانفرنس کے بارے میں جو مشترکہ اعلان جاری کیا جا رہا ہے ممکن ہے اس میں بھی مسئلہ کشمیر پر متذکرہ بحث کا ذکر ہو۔ اس صورت میں دولتِ مشترکہ کانفرنس کے اعلان میں مسئلہ کشمیر کا پہلی مرتبہ ذکر آئے گا۔

کل صبح دولتِ مشترکہ کانفرنس میں جنوبی رہوڈیشیا کے مسئلہ اور عالمی صورت حال پر بھی غور کیا گیا۔ مزید برآں وہ مشترکہ اعلان بھی زیر غور آیا جو آج رات گئے جاری کیا جا رہا ہے۔ ایجنسی فرانس پریس نے پاکستانی حلقوں کے حوالے سے بتایا کہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر غور کے دوران بیشتر ملکوں کے نمائندوں نے پاکستان کے اس موقف کی زبردست حمایت کی کہ کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دیا جائے۔

دریں اثنا صدر ایوب نے بی بی سی کے نمائندے سے ایک انٹرویو دیتے ہوئے بھارتی وزیر خزانہ مسٹر کرشنم چاری سے اپنے ملاقات کا ذکر کیا اور کہا انہیں نے مسٹر کرشنم چاری کو ایک سمجھدار انسان پایا ہے جو بھارت اور پاکستان کے اختلافات ختم کرنے میں یقین رکھتے ہیں لیکن مسٹر کرشنم چاری یہ نہیں بتا سکے کہ یہ اختلافات کس طرح ختم کئے جا سکتے ہیں تاہم ان کا خیال ہے کہ میرے اور بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری کے درمیان ملاقات مفید رہے گی۔ صدر ایوب نے کہا اگر پاکستان و بھارت کے تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں تو میں مسٹر شاستری سے ملاقات کے لئے تیار ہوں۔ آپ نے کہا میں نے ملاقات کے دوران بھارتی وزیر خزانہ کو یہ بتا دیا تھا کہ ماضی میں دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بڑے کشیدہ رہے ہیں اور ابھی یہ بات واضح نہیں ہے کہ تعلقات بہتر بنانے کے لئے راستہ کب ہموار ہو گا اور مسٹر شاستری سے میری ملاقات کب ہو گی۔ اور اگر یہ ملاقات ناکام ہو گئی تو حالات اور زیادہ بگڑ جائیں گے۔ صدر ایوب نے بھارت سے مسلمانوں کے انخلاء کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکام بھارتی مسلمانوں کو جبراً پاکستان میں دھکیل رہے ہیں جو انتہائی ظلم ہے اس سے فضا مزید مکدر ہو سکتی ہے۔ بھارت کو ملنے والی وسیع فوجی امداد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر ایوب نے کہا میری رائے میں بھارت کو اتنی بڑی فوج کی ضرورت نہیں جتنی کہ وہ تیار کر رہا ہے۔ جہاں تک جغرافیائی حیثیت کا تعلق ہے چین بھارت کو فتح کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ علاوہ ازیں چین پینتالیس کروڑ بھارتی باشندوں کی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر نہیں ڈال سکتا۔

کینیا کے وزیر اعظم پر ایک لوبی باشندے کا حملہ

لندن ۱۶ رجولائی کینیا کے وزیر اعظم جومو کنیاٹا کل جب اپنے ہوٹل سے روانہ ہو رہے تھے تو ان پر ایک شخص نے حملہ کر دیا۔ وہ مسٹر کنیاٹا پر جھپٹ پڑا۔ اسی اثناء میں ایک دوسرے شخص نے جس کے پاس لاؤڈ سپیکر تھا مسٹر کنیاٹا کو للکارا۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب مسٹر کنیاٹا کامن ویلتھ کانفرنس میں شرکت کے لئے اپنے باڈی گارڈ کے ہمراہ ہوٹل سے نکل کر کار کی طرف جا رہے تھے۔ ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر کنیاٹا کو چوٹ آئی اور وہ زمین پر گر پڑے۔ بعد ازاں پولیس نے اس حملہ کے سلسلہ میں ایک شخص کو زیر حراست لے لیا۔ مارلبرو ہاؤس کے ذرائع نے کہا ہے کہ مسٹر کنیاٹا کے رخسار پر خراش آئی ہے۔ اس کے بعد مسٹر کنیاٹا اور انکی پارٹی کے ایک رکن کار میں بیٹھ کر مارلبرو ہاؤس روانہ ہو گئے۔

ولادت

مورخہ ۲ رجولائی ۶۴ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نائب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ ان کا پانچواں لڑکا ہے نومولود مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب کا پوتا اور محترم منشی محمد حسین صاحب مرحوم رضی سابق ہیڈ کاتب الفضل کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ان کے خاندان اور جماعت کے لئے مفید و بابرکت بنائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ ۔ لاہور)

محترمہ رحیمہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۶ رجولائی۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ رحیمہ بیگم صاحبہ چند یوم کی علالت کے بعد کل مورخہ ۱۵ رجولائی ۱۹۶۴ء بروز چہار شنبہ صبح ۸ بجے لاہور میں بعمر ۷۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ آپ کے فرزندان اور قاضی فیملی کے دیگر کثیر التعداد افراد اسی روز شام کو لاہور سے ربوہ لائے۔ نماز مغرب کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں لاہور سے آئے ہوئے قاضی فیملی کے افراد کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں اس حال میں کہ بارش ہو رہی تھی جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ کو موصیہ ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب وائس پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور کی والدہ۔ محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی کی بڑی ہمشیرہ اور محترم ڈاکٹر عبدالحق صاحب ڈینٹل سرجن لاہور کے برادر اکبر محترم جناب محمد فضل حق صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ ابتداء میں آپ نے لجنہ اماء اللہ لاہور کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور احمدی خواتین کی اس تنظیم کو مؤثر بنانے میں قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ آپ کا ایک اور بڑا اور نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ نے تربیت اولاد کا فریضہ بہت ہی خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ بچوں کی تربیت کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔

آپ نے تین صاحبزادیاں اور تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں مکرم میجر امتیاز الحق صاحب، مکرم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب پروفیسر ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی اور ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب وائس پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور آپ کے فرزند ہیں۔ نیز آپ کے دامادوں میں مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن، مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب آف ٹی آئی کالج ربوہ اور مکرم مرزا مقصود احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر شامل ہیں۔

ادارہ الفضل اس صدمہ میں مرحومہ کے فرزندان صاحبزادیوں اور قاضی فیملی کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

صدارتی انتخاب وسط مارچ میں ہو گا۔

کوئٹہ ۱۶ رجولائی۔ چیف الیکشن کمشنر جناب جی معین الدین نے کل صبح یہاں بتایا کہ صدر کے عہدے کا انتخاب اگلے سال وسط مارچ میں ہو گا۔ راولپنڈی جانے کے لئے کراچی روانہ ہوتے وقت انہوں نے بتایا کہ انتخابات کے لئے ستر اسی ہزار بیلٹ بکسوں کی ضرورت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمشن کے پاس جس قدر فالتو بیلٹ بکس ہیں وہ امیدواروں کو کرایہ پر دیئے جائیں گے قانون کے مطابق امیدواروں کو اپنے بیلٹ بکسوں کا انتظام خود کرنا ہوتا ہے۔

جاپان میں ہولناک آتشزدگی

۱۹ فائرمین جل مرے

ٹوکیو ۱۶ رجولائی۔ یہاں ہولناک آتشزدگی میں ۱۹ فائرمین ہلاک اور ۱۵۳ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں فائرمین بھی شامل ہیں۔ اطلاع کے مطابق ایک تجارتی مرکز میں اچانک آگ لگ گئی جو پھیلتی چلی گئی۔ جاپان میں اس سے پہلے آتشزدگی کی کسی واردات میں اتنے زیادہ فائرمین ہلاک نہیں ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق تین لاکھ بیس ہزار سٹرلنگ پونڈ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔

پاکستان اور چین کے درمیان حد بندی

ابتدائی کام مکمل ہو گیا

کراچی ۱۶ رجولائی۔ پاکستان اور چین کے درمیان حد بندی کا ابتدائی کام مکمل ہو گیا ہے سرحد پر نشان لگانے کی جگہوں کے بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان حد بندی کمشن کے پچھلے اجلاس میں اتفاق ہوا تھا بتایا گیا ہے ۳۰۰ میل لمبی سرحد پر کل چالیس برجیاں لگائی گئی ہیں۔